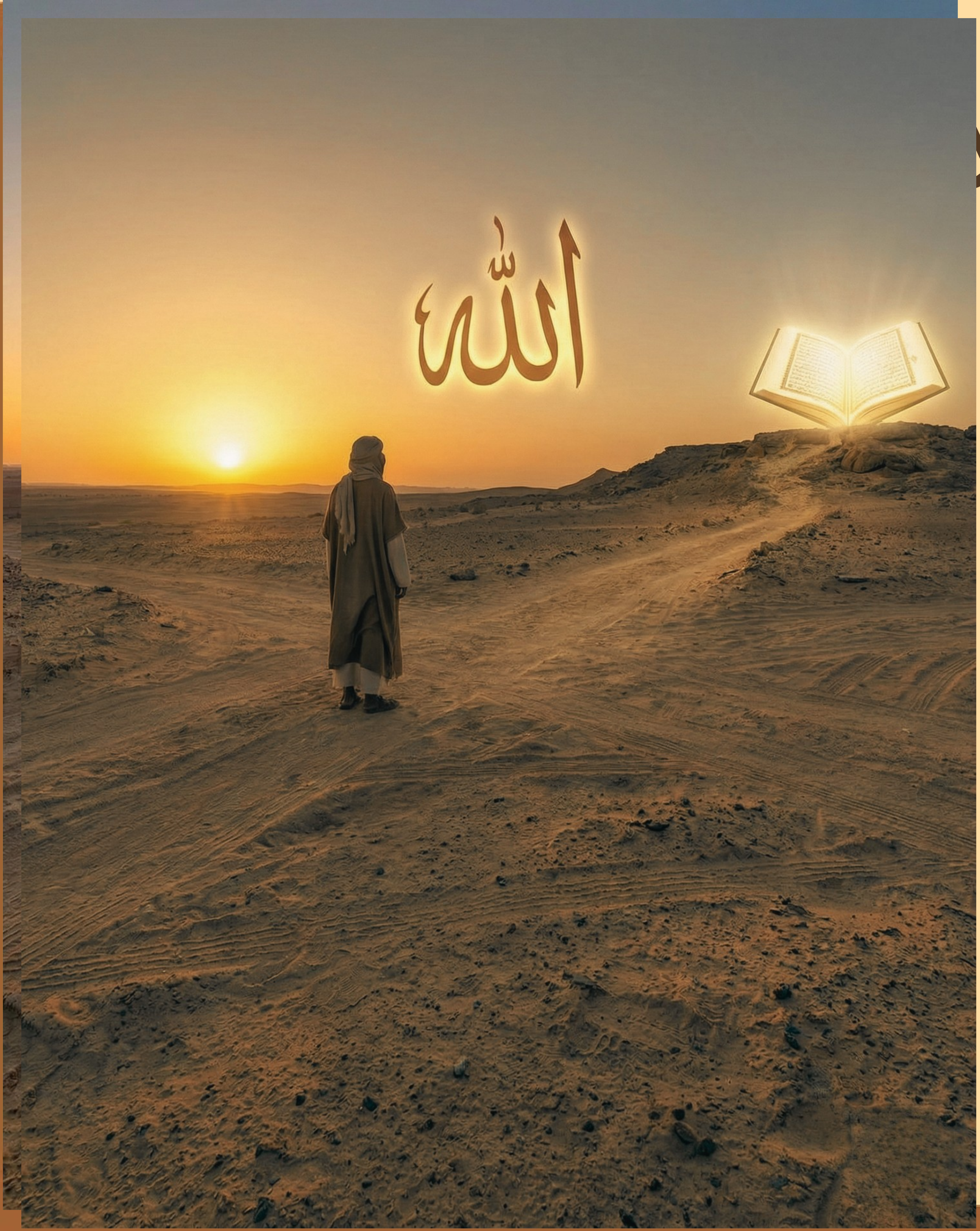
قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں

اصطلاحِ 'الٰہ' کی گہرائی میں ایک تحقیقی سفر

مولانا سید ابو
الاعلى مودودي





'آج کا موضوع: اصطلا

قرآن کی دعوت کو سمجھن□
ک□ لی□ اس کی بنیادی
اصطلاحات کو سمجھنا
ضروری □□□ ان میں سب
س□ ا□م اصطلاح 'الٰ□' □□□
آئی□ اس ک□ لغوی اور
اصطلاحی معنی کو سمجھت□



لفظ 'الہ' کی لغوی تحقیق

مادہ اور بنیادی مفہوم

اس لفظ کا مادہ 'ا-ل-ہ' ہے۔ عربی لغت میں اس مادہ سے نکلنے والے الفاظ مختلف معانی رکھتے ہیں، جو مل کر 'الٰہ' کا ایک جامع تصور پیش کرتے ہیں۔



الٰہ' کے تصور کے

لفظ 'الٰہ' میں چار بنیادی تصورات پوشیدہ ہیں جو کسی ہستی کو معبود بناتے ہیں

تصور اول: حاجت روائ
بخشی



انسان کا ی□ ماننا ک□ کوئی
□ستی اس کی ضرورتیں پوری
کر سکتی □□، مشکلات میں
مدد کر سکتی □□ اور ب□ چینی
کی حالت میں اس□ سکون
عطا کر سکتی □□□

تصور دوم: برتری اور



حاجت روا سمجھن□ ک□ لی□

لازم □□ ک□ اس □ستی کو اپن□

س□ بالاتر سمجھا جائ□□ ی□

برتری صرف مرتب□ میں ن□یں،

بلک□ طاقت اور زور میں بھی

تسلیم کی جائ□□



تصور سوم: پوشیدگی

پرستش کا جذبہ عموماً ان ہستیوں کے لیے پیدا ہوتا ہے جن کی طاقت یا اثر اندازی پر راز کا پردہ پڑا ہو۔ جو چیزیں حواس کے دائرے میں ہوں، ان کے لیے یہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔



تصور چہارم: اشتیاق

جب انسان کسی کو ان تمام صفات کا مالک سمجھتا ہے، تو اس کا اشتیاق کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہونا ایک فطری امر ہے۔

لغوی معنی کا خلاصہ

پس، 'اِلٰہ' وہ ہستی ہے جس کے بارے میں یہ تصورات پائے جائیں:



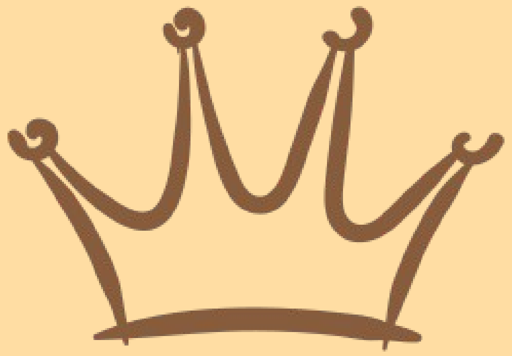
مرکزِ اشتیاق

جس کی طرف انسان فطری طور پر کھنچتا ہو



پراسراریت

اس کی طاقت اور شخصیت حواس کی گرفت سے



بالادستی

جو طاقت اور مرتبہ میں سب سے بلند ہو



حاجت روائی

جو ضرورتیں پوری کرے اور مشکلات میں پناہ دے



جاہلیت کا تصورِ الٰہ

آئیے دیکھیں کہ قرآن کے نزول کے وقت اہلِ عرب 'الٰہ' کے بارے میں کیا تصورات رکھتے تھے، جن کی قرآن تردید کرنا چاہتا تھا۔



الٰہ بحیثیتِ ذریعہ عز

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا

سورہ مریم ۸۱

ترجمہ

”اور انھوں نے اللہ کے سوا دوسرے الٰہ بنا لیے ہیں تاکہ وہ ان کے لیے ذریعۂ عزت ہوں (یا ان کی حمایت میں آکر وہ محفوظ رہیں)۔“



الٰہ بحیثیتِ ذریعہ نص

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ

سورۃ یس ۷۴

ترجمہ

اور انہوں نے اللہ کے سوا ”

دوسرے الٰہ بنا لیے ہیں اس امی

پر کہ ان کی مدد کی جائے

گی“



آیات کا تجزیہ

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے

محافظ اور مددگار کا تصور

کہ اہلِ جاہلیت اپنے الہوں

کو اپنا پشت پناہ سمجھتے

تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ یہ

الٰہ مشکلات اور مصیبتوں

میں ان کی حفاظت کرتے

ہیں اور ان کی حمایت سے

خوف اور نقصان سے



الٰہوں کی بے بسی

فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ لَمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ

سورہ هود - ۱۰۱

ترجمہ: ’’جب تیرے رب کے فیصلے کا وقت آگیا تو ان کے وہ الٰہ جنھیں وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے، ان کے کچھ بھی کام

مخلوق، نہ کہ خالق



وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾

سورۃ النحل - ٢٠-٢١

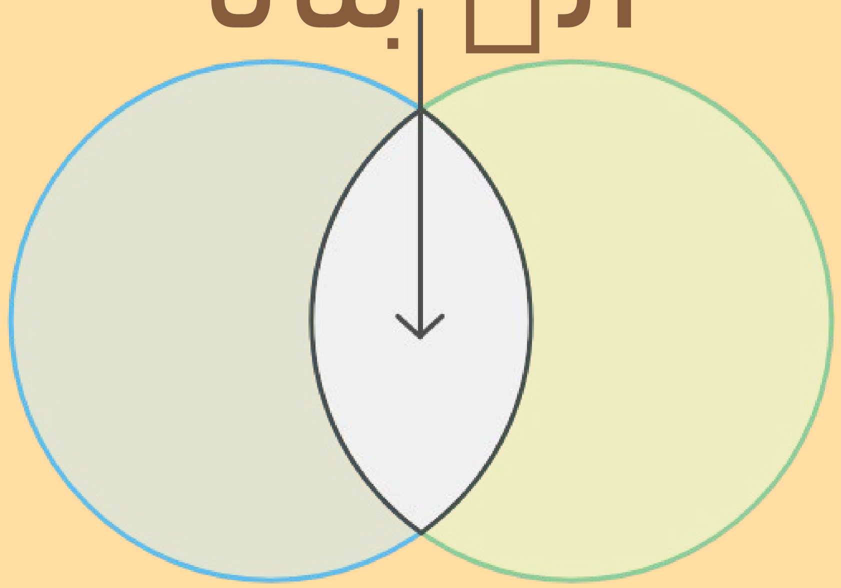
اور اللہ کی بجائے جنھیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں بلکہ وہ خود مخلوق ہیں، مردہ ہیں نہ کہ زندہ، اور انہیں یہ بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے

جاہلیت کے الٰہ کون تھے؟

- لوگ جن الٰہوں کو پکارتے تھے، وہ صرف فرشتے، جن یا دیوتا ہی نہیں تھے۔
- بلکہ ان میں وفات یافتہ انسان (بزرگ) بھی شامل تھے۔
- ان کا گمان تھا کہ یہ ہستیاں ان کی دعائیں سنتی ہیں اور ان کی مدد کرتی ہیں۔
- یہ مدد مافوق الاسباب (Supernatural) طریقے سے ہوتی ہے۔

دعا کا غلط تصور

کسی زندہ شخص سے اسباب کے تحت مدد مانگنا 'الٰہ' بنانا نہیں لیکن جب کسی ایسی ہستی کو پکارا جائے جو حواس سے دور ہو (جیسے کوئی فوت شدہ بزرگ) تو یہ اسے 'الٰہ' بنانا ہے، کیونکہ اس میں یہ عقیدہ شامل ہے کہ وہ عالمِ اسباب سے بالاتر ہو کر سنتا اور مدد کرتا ہے۔





جاہلیت کے عقائد کا

- وہ الٰہوں کو محافظ اور مددگار سمجھتے تھے
- وہ ان سے مافوق الاسباب طریقے سے مدد مانگتے تھے
- وہ سمجھتے تھے کہ الٰہ ال کے ہاں سفارش کر سک
- ان کا عقیدہ تھا کہ یہ الٰہ نقصان پہنچانے یا نفع دینے کی طاقت رکھتے ہیں



قرآن کا استدلال: اص

قرآن غیر اللہ کی الوہیت کا انکار اور صرف اللہ کی 'الوہیت کا اثبات 'اقتدار (Sovereign Authority) کے تصور پر کرتا ہے۔ الوہیت کی اصل روح اقتدار ہی ہے۔

فوق الطبعی اقتدار کا تصور

کسی س□ دعا مانگنا یا اس□ حاجت روا سمجھنا، اس عقید□ ک□ بغیر ممکن ن□یں ک□ و□ □ستی ایک فوق الطبعی (Supernatural) اقتدار اور قوت کی مالک □□□





سفارش کا غلط تصو

أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ

''یٰس ۲۳'' ترجمہ

کیا اس کے سوا میں ایسے الہ بناؤں کہ اگر رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نہ ان کی سفارش میرے کچھ کام آئے اور نہ وہ مجھے چھڑا



شرک کا ایک اور محرک ذریعہ

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ

سورۃ الزمر - ۳

ترجمہ

’’اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ



اقتدار کی ایک اور ش

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ

سورۃ التوبۃ - ۳۱

ترجمہ
’’انہوں نے اپنے علماء اور
درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا
رب بنا لیا‘‘



آیت کی وضاحت:

نبی اکرم ﷺ وضاحت

حدیثِ عدی بن حاتم

فرمائی کہ "رب بنانے"

کا مطلب یہ تھا کہ لوگ ان
کے حلال کیے ہوئے کو حلال
اور حرام کیے ہوئے کو حرام
مان لیتے تھے، چاہے وہ اللہ
کے حکم کے خلاف ہی کیوں
نہ ہو۔ یہ حکم ماننا ہی



نفس کا الٰہ

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ

سورہ الجاثیہ - ٢٣

ترجمہ

’’پھر کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا الٰہ بنا لیا؟‘‘

الوہیت کی اصل روح: اقتدارِ اعلیٰ

پس الوہیت کی جڑ 'اقتدار' ہے۔ یہ اقتدار دو طرح کا ہے:

سیاسی و قانونی

دنیاوی زندگی میں حکم دینے کا اختیار، جس کا حکم بذاتِ خود واجب الاطاعت ہو۔

فوق الطبعی اقتدار

نظامِ کائنات پر فرمانروائی، حاجت روائی اور مشکل کشائی کی طاقت۔

قرآن کا مرکزی استدلال

قرآن کا استدلال ی□ □□ ک□ زمین اور آسمان میں ایک □ی
□ستی تمام اختیارات و اقتدارات کی مالک □□□

- خلق (پیدا کرنا) اسی کا □□□
- نعمت اسی کی □□□
- امر (حکم) اسی کا □□□
- قوت اور زور بالکل اسی ک□ □اتھ میں □□□



صرف ایک ہی الٰہ

چونکہ حقیقت میں کوئی
دوسرا صاحبِ اقتدار نہیں
ہے، اس لیے حقیقت میں
کوئی دوسرا الٰہ بھی نہیں
ہے۔ لہٰذا، عبادت، دعا، اور
اطاعت جیسے تمام اعمال
صرف اللہ کے لیے مخصوص
ہونے چاہئیں، کیونکہ وہی



اقتدار کی وحدانیت پ

قرآن مختلف دلائل س□ ی□ ثابت کرتا □□ ک□ تمام اقتدار صرف الل□ ک□ پاس □□□



دلیل ١: خالق اور مخ

أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ... وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ

سورۃ النحل ١٧، ٢٠

ترجمہ: ”کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس جیسا ہو سکتا ہے جو پیدا نہیں کرتا؟... اللہ کو چھوڑ کر جن دوسروں کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے،



دلیل ۲: رزق دینے والا

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ
يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

سورۃ فاطر - ۳

ترجمہ

"کیا اللہ کے سوا کوئی دوسرا
خالق ہے جو تمہیں آسمان
اور زمین سے رزق دیتا ہو؟
اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں



دلیل ۳: حواس پر مک

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ

سورۃ الانعام - ۴۶

ان سے کہو، کبھی تم نے سوچا کہ اگر اللہ تمہاری سماعت اور بینائی سلب کر لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ کے سوا کون سا الٰہ ہے جو یہ چیزیں تمہیں



دلیل ۴: ناقابلِ تقسیم

اقتدار تقسیم نہیں ہو سکتا۔

یہ ممکن نہیں کہ خلق کا اختیار کسی کے پاس ہو اور رزق کا کسی اور کے پاس۔

کائنات کا نظام ایک ہی مرکزی حاکم کا تقاضا کرتا ہے۔

دلیل ۵: حاکمیت کی وحدانیت

جیسے خالق، رازق، امور منتظم وہ اکیلا ہے، تو حاکم، آمر اور قانون ساز بھی اسی کو ہونا چاہیے۔ جس طرح کوئی دوسرا حاجت روا نہیں ہو سکتا، اسی طرح کوئی دوسرا خود مختار حاکم بھی نہیں ہو سکتا۔

- تخلیق اور رزق
- زندگی اور موت
- حکم اور بادشاہی
- یہ سب ایک ہی اقتدار کے مختلف پہلو ہیں۔



خلاصہ کلام

الٰہ کون ہے؟

الٰہ وہ واحد ہستی ہے جو
تمام قسم کے اقتدارِ اعلیٰ کی
مالک ہے۔ اس میں کائنات پر
فوق الطبعی اختیار بھی شامل
ہے اور انسانوں کے لیے قانون
سازی اور حاکمیت کا حق
بھی۔ چونکہ یہ سارا اختیار
صرف اللہ کے پاس ہے، اس